روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۸۳ | جمعرات ۲ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ ' ۱۴ شہادت ۱۳۷۳ ہش ' ۱۴ اپریل ۱۹۹۴ء

آنسو کا ایک قطرہ بھی دوزخ کو حرام کر دیتا ہے

اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور اس کی خشیت کا غلبہ دل پر ہو اور اس میں ایک رقت اور گدازش پیدا ہو کر خدا کے لئے ایک قطرہ بھی آنکھ سے نکلے 'تو وہ یقیناً دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ پس انسان اس سے دھوکا نہ کھائے کہ میں بہت روتا ہوں۔ اس کا فائدہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ آنکھ دکھنے آجائے گی اور یوں امراض چشم میں مبتلا ہو جائے گا۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے حضور اس کی خشیت سے متاثر ہو کر رونا دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہومیو پیتھی ادویہ روح کو پیغام دیتی ہیں جس کے تابع جسم رد عمل دکھاتا ہے

بیماریوں کے جراثیم جسمانی نظام دفاع کا مقابلہ نہیں کر سکتے

ہومیو پیتھک طریق علاج اور بعض دوائیوں کے اثرات کا تفصیلی تذکرہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر پروگرام "ملاقات" مورخہ ۵۔ اپریل ۱۹۹۴ء میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

نن سپیٹ۔ ہالینڈ ۵۔ اپریل سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں آج ہومیو پیتھی کی ادویات وغیرہ کے بارے میں ارشادات فرمائے۔ ہومیو پیتھی کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سے پہلے میں نے دو خطابات کئے تھے۔ جس میں بتایا تھا کہ مرض کی علامتوں سے ملتے جلتے زہر کی علامات کو مرض کی شفا کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں مرض پیدا کرنے والی زہر کو اتنی خفیف سی مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے کہ ایک منزل پر پہنچ کر اصل دوا کا کوئی اثر بظاہر معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن اتنی خفیف سی مقدار کے ذریعے دیئے گئے پیغام کو روح سمجھ جاتی ہے اور روح کے تابع جسم رد عمل دکھاتا ہے۔ یہ ہے تو سائنس کی گفتگو مگر اس میں روح کے ذکر کے بغیر بات نہیں ہو سکتی۔ سائنس کا تعلق اصل دوا کی پوٹنسی سے ہے۔ اس کے تحت جو دوا بنتی ہے وہ اتنی خفیف ہوتی ہے کہ کوئی ایٹم یا کوئی ذرہ یا کوئی سب پارٹیکل بھی باقی نہیں رہتا مگر دوائی حیران کن طور پر اثر دکھاتی ہے اور اس کے مؤثر ہونے میں کسی کو شبہ نہیں ہوتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ طریق پہلے پہل جرمنی میں شروع ہوا اور اب انگلستان اور یورپ میں اس کے استعمال میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اور غیر معمولی فائدے پہنچ رہے ہیں۔ پچھلے سال بعض ایلو پیتھک ڈاکٹروں نے میرے پاس بھی بعض مریض بھیجے اور بعض نے فون پر مجھ سے دوائیں تجویز کروائیں اور اپنے مریضوں کو فون پر مجھ سے بات کروائی۔ لیکن چونکہ میرے پاس وقت کم ہوتا ہے اس لئے مجبوراً اس سلسلے کو ختم کرنا پڑا۔

ہومیو پیتھی کی خوراک کیا ہو حضرت صاحب نے فرمایا کہ دواؤں کے ذکر سے پہلے میں یہ بتاتا ہوں کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ خوراک کیا ہونی چاہئے۔ کتنی دفعہ اور کتنی مقدار میں دوا کھانی چاہئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس مسئلے پر ہومیو پیتھ آج تک متفق نہیں ہو سکے۔ ہر ایک اپنے تجربے کے مطابق مختلف طریق استعمال کرتا ہے۔ بالعموم یہ بات تو مسلم ہے کہ ۳۰ طاقت کی دوا روزانہ دو یا تین خوراکوں میں یا زائد استعمال کروائی جائے تو اس کا کوئی نقصان نہیں۔ اس کو درمیانی طاقت کی خوراک سمجھا جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ خوراک ہے کیا؟ اس میں مریضوں کو اکثر مشکل پیش آتی ہے۔ تفصیل سے ان کو سمجھ نہیں آتی کہ کتنی گولیاں استعمال کرنی ہیں یا کتنے قطرے استعمال کرنے ہیں۔ اس کی طاقت کیا ہوگی۔ وغیرہ۔ اس بات کو سمجھانے میں بعض اوقات کئی کئی مہینے لگ جاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے ہومیو پیتھی ادویہ کی خوراک کا مسئلہ سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ ہومیو ادویہ بہت ہی نامعلوم سی مقدار میں ہوتی ہیں۔ یا یوں کہیں کہ اصل دوا کا صرف سایہ سا باقی رہ جاتا ہے۔ اس لئے جتنی بھی دوا کھائی جائے 'اس کی مقدار کے کم یا زیادہ ہونے کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مقدار میں اتنا خفیف سا اثر ہوتا ہے کہ ۵۰ گولیاں کھالیں یا ایک گولی کھالیں اس کا عملاً کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن جتنی دفعہ کھائی جائے اس سے فرق پڑتا ہے۔ ایک دفعہ کھانے کو ایک سٹرائیک کہا جا سکتا ہے۔ دوا منہ میں ڈالتے ہی رد عمل شروع ہو جاتا ہے۔ ایک قطرہ اگر ایک گھونٹ پانی میں گھول دیا جائے (اگر دوا مائع شکل میں ہے)

باقی صفحہ ۳ پر

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے "ملاقات" کے ایام کی تقسیم کار

○ لندن = ۱۲۔ اپریل۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر اپنے روزانہ کے لائیو پروگرام "ملاقات" میں موضوعات کے اعتبار سے ایام کی تقسیم فرمائی ہے۔ اس کے مطابق آئندہ سے ہفتہ اور اتوار کے دن انگریزی دان احباب کے لئے انگریزی میں پروگرام ہوگا۔ پیر اور منگل کے دن ہومیو پیتھی کے بارے میں حضرت صاحب ارشادات فرمائیں گے۔ بدھ اور جمعرات کے دن متفرق سوال و جواب کی محفل ہوگی۔

یہ پروگرام روزانہ پاکستان کے وقت کے مطابق ساڑھے پانچ بجے سے ساڑھے چھ بجے ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔ اس پروگرام کی ریکارڈنگ روزانہ پاکستان کے وقت کے مطابق رات ساڑھے نو سے ساڑھے دس بجے تک دوبارہ ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہے۔

ولادت

○ مکرم محمود احمد منیب صاحب انچارج مربی زیمبیا کے بھائی مکرم مسعود احمد مقصود صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۹۴-۴-۶ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت اس کا نام مدبر احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔

نومولود مکرم نذر محمد صاحب (سابق اسیر راہ مولا) ادرحماں کا پوتا اور مکرم بہادر خان صاحب (وفات یافتہ) درویش قادیان کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۴ - شہادت ۱۳۷۳ھش　　　　۱۴ - اپریل ۱۹۹۴ء

جرائم کیسے کم ہوں؟

آج کل ملک کے بعض حصوں میں جرائم کا بہت چرچا ہے۔ اخبارات چوریوں اور ڈاکوں کی خبروں سے بھری پڑی ہیں۔ روزنامے اس تشویش کے پیش نظر اداریے بھی لکھ رہے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سزائیں سخت کردی جائیں تو شاید چوریاں اور ڈاکے رک جائیں۔ لیکن کیا کبھی ایسا ہوا ہے آپ جو سزا بے شک رکھ دیں جنہوں نے چوری کرنی ہے اور ڈاکہ ڈالنا ہے وہ کبھی اس سے باز نہیں آئیں گے۔ اس لئے کہ سزالینا ان کے لئے بعض اوقات فخر کا باعث بن جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پہرے کو مضبوط کیا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک علاج ضرور ہے لیکن یہ بھی کوئی اتنا کارگر علاج نہیں۔

جرائم ہوتے کیوں ہیں۔ پہرے کے زیادہ کرنے کے نظریے سے اس بات کا صاف پتہ چلتا ہے کہ جرم لوگوں کی آنکھوں کے سامنے نہیں کئے جاتے۔ چھپ کر کئے جاتے ہیں۔ اور اگر کسی کے لئے چھپنے کا کوئی راستہ ہی نہ رہے تو یقیناً وہ جرم کا مرتکب نہیں ہوگا اس کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ ہستی جو سب کو دیکھتی ہے اور ہر وقت دیکھتی ہے۔ جس سے کوئی شخص کسی حالت میں بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ اس کی طرف توجہ دی جائے اور وہ ایسی ہستی ہے جو جرم کرنے والے کو سزا بھی دے سکتی ہے۔ پس اگر انسان کے دل میں یہ یقین پیدا کر دیا جائے کہ ایک خدا موجود ہے جو اس کی ہر حرکت کو دیکھتا ہے تو وہ کسی ایسی جگہ پر چھپ نہیں سکتا۔ جہاں سے وہ خدا کو نظر نہ آئے اور اس کا کوئی فعل ایسا نہیں جس کا خدا کو علم نہ ہو سکے اور یہ بھی کہ وہ سزا دینے پر قادر ہے۔ تو یقیناً ایسا یقین رکھنے والا جرائم سے گریز کرے گا۔ پس اصل علاج جرائم کا یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی ہستی کا یقین پیدا کیا جائے اور اس کی قدرتوں کے متعلق انہیں پورا پورا علم دیا جائے۔ اگر وہ اس بات سے آگاہ ہو جائیں تو یقیناً جرائم کم ہو جائیں گے۔

میں کسی انساں سے انسانیت میں کم نہیں
گو بہت کمزور ہوں اس کا مجھے کچھ غم نہیں
جو کسی انسان کو دنیا میں حاصل ہیں حقوق
ان سے کم دیں مجھ کو دنیا بھر میں یہ دم خم نہیں

ابوالاقبال

○

جو نہیں کہنا وہ نہیں کہتا جو کہنا ہے وہ کہتا ہوں
پھر بھی قید و بند میں پڑ کر میں دکھ درد ہی سہتا ہوں

لوگ بہت چالاک ہیں مجھ کو چکمہ دے دے جاتے ہیں
میرا بھول پنا ہے میں باتوں میں آیا رہتا ہوں

میں نے سب سے ٹکر لی ہے میں سب سے ٹکراؤں گا
کچھ لہریں بھی تیز ہیں اور کچھ میں بھی الٹا بہتا ہوں

لوگو شہر کی گلیوں میں تاریکی بڑھتی جاتی ہے
ایسا مجھ کو لگتا ہے میں کس دنیا میں رہتا ہوں

اوروں سے کیوں شکوہ ہوگا میں نے خود کو کب چاہا ہے
اپنے آپ سے نفرت کر کے آنسو آنسو بہتا ہوں

چاروں اور نظر نے دیکھا دنیا کتنی پیاری ہے
کون نسیم بتائے مجھ کو میں بھی اس مین رہتا ہوں

۹۴-۴-۱۱　نسیم سیفی

تحریک جدید

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"آخر جو احمدی کہلاتا ہے۔ وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان و دل اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے۔

یہ دین کا کام ہے۔ جو سب کاموں پر مقدم ہے۔ اگر آپ لوگوں کو اب ادائیگی میں تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی۔

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں"۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یوم تحریک جدید

○ انجمن احمدیہ تحریک جدید کی طرف سے بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۹۔ اپریل ۹۴ء پاکستان بھر کی جماعتوں میں یوم تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں مجالس انصار اللہ ہر جگہ مقامی انتظام جماعت کے ساتھ ملکر اور ان کے ممد و معاون بن کر اس دن یوم تحریک جدید منانے کا خاص اہتمام کریں اور اپنی مساعی کی تفصیلی رپورٹ مرکز کو بھجوائیں۔　قائد تحریک جدید
مجلس انصار اللہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ا

تو اس کا نفسیاتی اثر یہ ہوتا ہے کہ دوا کھائی جا رہی ہے۔ گولیوں کی تعداد کا کوئی فرق نہیں ہوتا۔

ہاتھ پر ڈال کر بھی دوا کھا سکتے ہیں

حضرت صاحب نے فرمایا میں تو ہاتھ پر دوا چھڑک کر کھا لیتا ہوں۔ ایک ہومیوپیتھ جس کو میں نے سکھایا تھا اس نے جب مجھے ہاتھ پر دوا ڈال کر کھاتے دیکھا تو اس نے مجھے کہا کہ آپ نے تو سب اثر ضائع کر دیا۔ ہومیو دوا تو بڑی احتیاط سے صاف کاغذ پر ڈال کر کھانی چاہئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ان کو یہ نہیں معلوم کہ ہاتھ بالعموم منہ سے بھی زیادہ صاف ہوتے ہیں۔ ہاتھ پر گندگی کی تہیں تو جمی نہیں ہوتیں۔ بعض دفعہ تو منہ میں گند بھرا ہوتا ہے اگر منہ سے یہ دوا آلائشوں کے باوجود اثر دکھاتی ہے تو ہاتھوں کو کیا تکلیف ہے کہ وہ اثر دکھانے میں روکاٹ بن جائیں۔ اگر ہاتھوں پر ڈالنے سے اثر میں کوئی رکاوٹ ہونی ہوتی تو مجھ پر اور میرے بچوں پر ان ادویہ کا کوئی اثر ہی نہ ہوتا۔ لیکن عرصہ ۳۰-۴۰ سال سے ہمارے گھر میں شاذ ہی کوئی ایسا معاملہ آیا ہے کہ ڈاکٹر کی طرف رجوع کرنا پڑا ہو جب میں کبھی دورے پر ہوتا ہوں تو شاید بچے کبھی ڈاکٹر کی طرف چلے جائیں ورنہ کبھی ضرورت پیش نہیں آتی۔ پھر یہ نہیں سوچتے کہ کاغذ میں بھی تو آلودگیاں ہو سکتی ہیں۔ کاغذ کا ایک اپنا اثر ہے۔ بعض دفعہ کاغذ پر کیمیکلز کے اثرات ہوتے ہیں۔ کاغذ کو زبان سے چکھ کر دیکھ لیں اس کا اپنا ایک مزا ہے۔ اس لئے یہ ساری باتیں توہمات ہیں۔

حضرت صاحب نے اس کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دوا نیٹرم میور ہے۔ یہ کامن سالٹ ہے جسے ٹیبل سالٹ بھی کہتے ہیں۔ اب منہ میں تو اتنی مقدار میں نمک ہوتا ہے کہ اس بے چاری پوٹنسی کا کوئی حال ہی باقی نہیں رہ سکتا۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے نمک کی کان میں پانی کا ایک معمولی قطرہ ڈال دیا جائے۔ پھر بھی یہ اثر دکھاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اثر کا نظام مختلف ہے۔ جب اسے ہلکا کرتے چلے جاتے ہیں تو اس میں کوئی ایسی طاقت ہے 'یاد کی' جو خون میں گھل کر اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے۔ اور جسم اس کا اثر قبول کرتا ہے۔ اس بارے میں خدا تعالیٰ نے یاد کا ایسا نظام بنایا ہوا ہے کہ کوئی چیز جو رابطے میں آئے اس کا اثر ہوتا جائے گا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس یاد کو ابھارے گا پھر اس کی جِلد بولے گی' اور بدن کے مختلف حصے ساری یادداشت کو پیش کر دیں گے۔ یہ ایسا ہی ایک روحانی نظام ہے۔ مگر مادے سے اس کا ایک تعلق ہے اس لئے مادے کے واسطے سے اس کا جسم پر اثر ہوتا ہے۔

دوائیوں کا بیان شروع کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک ایک دوا کا تعارف حاصل کریں۔ مزاج شناسی کریں۔ جیسے کسی انسان کی طبیعت کو ہم سمجھتے ہیں۔ پھر اپنے دل و دماغ پر اس کو نقش کر لیں۔ اس گہرائی کے ساتھ کہ ویسا ہی مریض جب کوئی دکھائی دے تو آپ کو پتہ لگ جائے کہ کیسا مریض بیٹھا ہے۔ یہ بات بار بار کے مطالعے سے گہرائی میں جا کر حاصل ہوتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک ایک دوا کو لینے سے پہلے بعض سوالات کے جواب دینے ہیں۔ مختلف مریضوں نے دوا طلب کی ہے۔

دائمی نزلہ کی دوا حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک مریضہ نے لکھا ہے کہ اسے دائمی نزلہ ہے جو کئی سال سے پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اس کے علاج کا آغاز دو ادویہ سے کریں۔ یہ ادویہ انفلوئنزینم Influenzinum اور بے سیلی نم Bacillinum ہیں۔ انفلوئنزینم انفلوئنزا کے بہت سے مادوں کو ملا کر تیار کی گئی ہے۔ اس بیماری کا وائرس اتنی شکلیں بدلتا ہے اور اس کے اثرات اتنی جلدی جلدی تبدیل ہوتے ہیں کہ اس کی کوئی ایک مئوثر دوا بن ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ مختلف مزاجوں کے زہروں کو اکٹھا کر کے ایک دوا بنائی گئی ہے۔ مگر دیگر ہومیو ادویہ کی طرح اس کی بھی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ اصل دوائی تو بالکل بٹ چکی ہوتی ہے اور اس کا کوئی نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ ۳۰ طاقت کی دوائی (ہم عام طور پر ۲۰۰ طاقت کی دوا دیتے ہیں) کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جیسے سمندر کے کنارے پانی میں ایک گھونٹ ڈالیں اور پھر لہریں اس کو برابر سارے پانی میں حل کر دیں۔ پھر جاپان جا کر اس کا ایک قطرہ لے لیں۔ اور اس میں بھی اثر ہو گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہومیو دواؤں کا عملاً ایسا ہی نقشہ ہوتا ہے۔

دوسری دوائی بے سیلی نم Bacillinum کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ سل کے مرض سے بنائی جاتی ہے۔ عموماً دائمی نزلہ ایسے لوگوں میں ہوتا ہے جن کے خاندان میں سل کا مرض ہو۔ اگر یہ مرض خاندانی طور پر موجود ہو تو افراد خاندان کے ناک کان اور گلا اور Mucous Membrane میں اس کے اثرات پائے جاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان دونوں دوائیوں کی ایک خوراک چار دن تک روزانہ ہر نزلے کے موسم سے پہلے استعمال کی جائے تو اللہ کے فضل سے نزلہ کا حملہ ہوتا ہی نہیں۔ کچھ عرصے کے بعد بعض اوقات یہ دوہرانی بھی پڑتی ہیں۔ اس وقت جب کہ علامات دوبارہ سر اٹھانے لگیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب میں (۱۹۹۱ء میں) قادیان گیا تو وہاں مجھ پر اس کا معمولی سا حملہ ہو گیا۔ معمولی اس لحاظ سے کہ خدا کے فضل سے میری نماز باجماعت نہیں چھوٹی۔ تاہم اس نے تکلیف کافی پہنچائی۔ اس کے بعد یہ دوا استعمال کی تو اس سال کوئی حملہ اس بیماری کا نہیں ہوا۔ بہت سے خطوط ملے ہیں کہ اس کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔ تاہم اگر یہ دوا فائدہ نہ دے تو پھر دوسری ادویہ بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک دفعہ دوا نے اثر کیا پھر بے کار ہو گئی۔ چنانچہ ایسی صورت میں پھر نیٹرا میور استعمال کرائی گئی۔ نمک میں چھینکوں کی طرف میلان پایا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے جو ہلکی سی خارش ہوتی ہے، جس سے چھینکیں آتی ہیں' اس کی بہت ہلکی سی مقدار استعمال کی جائے تو یہ ان جھلیوں میں چھینکوں کے خلاف دفاع پیدا کر دیتی ہے۔ یہی دفاع نزلاتی جراثیم اور وائرس کے خلاف پیدا ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ کئی لوگوں کو لندن میں انفلوئنزا کا حملہ ہوا۔ جن کو اوپر بیان کی گئی دوائیوں سے اثر نہیں ہوا ان کو پھر میں نے جیل سیمنم' بیلاڈونا اور آرسنک استعمال کروائی۔ اس کے علاوہ اگر ایک دفعہ جسم جراثیم کے حملہ سے مغلوب ہو جائے تو پھر یہ دوائیں کافی نہیں رہتیں کیونکہ جس جگہ حملہ ہوتا ہے وہاں انفیکشن کے دوسرے جراثیم جگہ بنا لیتے ہیں۔ پھر صرف نزلے کا علاج نہیں کرنا ہوتا بلکہ اس انفیکشن کا بھی علاج کرنا ہوتا ہے۔ یہ دوائیں بے کار نہیں ہو جاتیں۔ اسی طرح اگر بیماری کو اتنی دیر ہو جائے جھلیوں میں کمزوری پیدا ہو جائے تو کئی قسم کے جراثیم حملہ کر دیتے ہیں۔ بخار ہوتا ہے جسم ٹوٹتا ہے۔ پھر ہر کیفیت کے لئے ایک الگ نسخہ دینا پڑتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ عام طور پر ہومیوپیتھ اس فلسفے کو قبول کرتے ہوئے کہ ہومیوپیتھی کی ایک دوائی کو دوسری میں نہ ملایا جائے میں بھی شروع شروع میں ایسا ہی کرتا رہا۔ مگر پھر مجھے یہ طریق بدلنا پڑا۔ اس کی وجہ میری یہ مشکل تھی کہ ایک دوا کی پہچان کیلئے جتنا وقت چاہئے۔ وہ وقت اکثر ہومیوپیتھ کو میسر نہیں آتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں جب ربوہ میں وقف جدید میں تھا تو مجھے ایک دن میں بعض اوقات ۱۰۰-۱۰۰ مریض دیکھنے ہوتے تھے۔ ان پر اگر میں پورا وقت دیتا تو میں اپنے باقی سارے کام ختم بھی کر دیتا تو تب بھی پورا وقت نہ دے پاتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بعض امراض میں ان کے نسخے بالعموم کام آ جاتے ہیں اور بعض امراض میں کام نہیں آتے۔ پھر اور نسخوں کی تلاش کرنا پڑتی ہے۔ بعض دفعہ ایک ایک مریض کی دوا ڈھونڈنے کیلئے بہت محنت کرنا پڑتی ہے۔ نزلہ کے بارے میں انفیکشن ہو جائے تو حضرت صاحب نے فرمایا میں بایو کیمک نسخہ دیتا ہوں۔ یہ ہے فیرو فاس' سلیشیا' کالی میور' کالی فاس عام طور پر یہ چار دوائیں اکٹھی دینے سے انفیکشن قابو میں آ جاتی ہے۔ ان دواؤں کا اثر بہت وسیع ہے۔ یہ جسم کی جھلیوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ گردے کی انفیکشن پر طبعی اثر ڈالتی ہیں۔ یہ دوائیں خصوصاً بچوں میں بہت مفید ہوتی ہیں۔

بچوں میں گلے کی خرابی حضرت صاحب نے فرمایا اگر بچوں میں گلے کے ٹانسلز بھی ساتھ ہوں تو ساتھ کلکیریا فور بھی ملا دی جائے تو بہت مئوثر ہو جاتی ہے۔ بایو کیمک ادویہ کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ عموماً یہ ٹکیوں کی صورت میں ہوتی ہیں۔ عام نسخوں میں میں دو دو ٹکیاں دیتا ہوں۔ زیادہ بھی دے دیں تو نقصان نہیں ہوتا۔ ایک بھی کافی ہے۔ یہ اگر بار بار دی جائیں تو اللہ کے فضل سے بہت سی انفیکشن جسم کو چھوڑ دیتی ہے۔ بچوں کے گلے کی خرابی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ سب سے مشکل بیماری ہے۔ یہ بچوں میں رات کو بڑھتی ہے اور صبح طبیعت بہتر ہو جاتی ہے۔ ایلوپیتھک ادویہ میں اس کے لئے کیل پول

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی نیوز کے شکریہ کے ساتھ

بینا سرور

توہین رسالت کا قانون

حکومت کے حرکت میں آنے سے قبل کتنے قتل اور ہونگے؟

جب منظور مسیح کو ۵ ۔ اپریل کو لاہور میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تو وہ چوتھا آدمی تھا جو کہ توہین رسالت کے قوانین کے تحت الزام لگائے جانے کے بعد قتل کیا گیا۔ پاکستان حقوق انسانی کمیشن کا کہنا ہے کہ گیارہ سالہ سلامت مسیح سمیت اس کے تین ساتھی اگر زندہ بچ گئے تو یہ قاتلوں کی کوششوں میں کسی کمی کا نتیجہ ہرگز نہیں سمجھا جا سکتا۔ وہ سب اس وقت ہسپتال میں شدید زخمی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔

منظور مسیح کون تھا اور وہ کیوں موت کے منہ میں چلا گیا؟ ایک غریب مزدور جس کی عمر ۴۰ سال کے قریب تھی۔ جو گوجرانوالہ کے قریب رتا دھوتراں گاؤں کا رہنے والا تھا۔ اور جو اپنی بیوی اور دس بچوں کا واحد کمانے والا تھا۔ اس کا جرم کیا تھا؟ اس کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ ایک کمین ذات کا فرد تھا اور رحمت مسیح کے ساتھ اس نے اپنے علاقے کے زمیندار کے لئے بیگار پر کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

انسانی حقوق کے کچھ کارکنوں اور اخباروں کے نمائندوں نے جن میں اس مضمون کے لکھنے والی بھی شامل تھی۔ ان سب نے پچھلے جولائی کو جیل میں رحمت مسیح سے ملاقات کی۔ رحمت مسیح جو ایک چھوٹے قد اور مضبوط جسم کا مالک تھا اس نے بتایا کہ ان کے خلاف یہ الزام حسد کی وجہ سے لگائے گئے ہیں۔ ہم نے مقامی زمینداروں کو کہہ دیا تھا کہ وہ اب ان کے لئے کام نہیں کریں گے۔ علاقہ کے بعض دوسرے لوگ بھی مجھ سے حسد کرتے تھے کیونکہ میرے پاس اپنا ٹریکٹر تھا۔ اور ہم اپنا کام خود ہی کر رہے تھے اور ہمارا کام اچھا چل رہا تھا۔

منظور ایک چپ چاپ انسان تھا وہ نہ تو مالی طور پر اتنا اچھا معلوم ہوتا تھا اور نہ اتنا خود اعتماد تھا جتنا کہ رحمت تھا۔ سلامت جو کہ ایک شرمیلا سا گیارہ سالہ لڑکا تھا۔ اس نے بھی کوئی خاص باتیں نہیں کیں۔ اب منظور مر چکا ہے۔ اور رحمت اور سلامت گولی لگنے سے زخمی ہو کر ہسپتال میں ہیں۔

ان کے ساتھ ان کا ایک ساتھی کارکن جان جوزف بھی شدید زخمی ہوا ہے۔ جو اس سلسلے میں ان کی مدد کر رہا تھا۔ وہ بھی ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ان کو اتنی آسانی کے ساتھ انتقامی کارروائی کا نشانہ بنایا گیا؟ پچھلے دو سالوں میں نیامت مسیح، طاہر اقبال اور بنتو مسیح جو کہ تینوں عیسائی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے ان پر پہلے توہین رسالت کا الزام لگایا گیا اور پھر ان کو قتل کر دیا گیا۔ آخر یہ سب کچھ اتنی آسانی سے کیوں کیا گیا؟ اصل میں اس قسم کے حملے اس نام نہاد توہین رسالت قانون ۲۹۵۔سی کی شہہ پر کئے جاتے ہیں جو جنرل ضیاء الحق کی طرف سے دستور میں بڑھایا گیا۔ جس نے کمال بے شرمی سے اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اسلام کے نعرے کو استعمال کیا۔

سیکشن C-295 "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق توہین آمیز ریمارکس کا استعمال جو کوئی بھی زبانی یا تحریری طور پر کسی بھی طرح اشارے سے کسی عمل سے یا اور کسی بھی طرح براہ راست یا بالواسطہ طور پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی توہین کرے اس کی سزا موت ہوگی۔"

۳۰۔ اپریل ۱۹۹۱ء کو عمر قید کی سزا دیئے جانے کا اختیار ختم ہو گیا۔ اور اس کی جگہ یکم مئی ۱۹۹۱ء سے اس شخص کے لئے جس کا دفعہ ۲۹۵۔سی کے تحت جرم ثابت ہو جائے موت کی سزا دینا لازمی قرار دیا گیا۔

اس قانون کے ماتحت محض الزام لگا

Blasphemy law: how many murders before the govt acts?

Beena Sarwar

When Manzoor Masih was gunned down in Lahore on April 5, he became the fourth person accused under the blasphemy laws to be murdered. If the three people with him, including the 11-year-old Salamat Masih, survive, "it will not be for lack of intent on the killer's part", as the Human Rights Commission of Pakistan notes. They are in hospital with serious bullet injuries.

Who was Manzoor Masih and why did he die? A labourer born into poverty, aged about 40, from village Ratta Dhotran near Gujranwala, the breadwinner of a wife and 10 children, aged 3 to 16. What was his crime? Simply being born into a low caste, and along with Rehmat Masih, refusing to work as an unpaid labourer for landlords of the area.

Rehmat Masih, a short, strongly built man, told a group of human rights activists and journalists, including this writer who met him in jail last July, that the accusations against them were based on jealousy. "We told the local landlords that we would not work for them any longer. Other people in the area were also jealous of the fact that I had a tractor and some land, and that we were working for ourselves, and doing alright."

Manzoor was the quieter one, not as well off or as confident as Rehmat. Salamat, a quiet, shy boy, also hardly spoke! Now Manzoor is dead, and Rehmat and Salamat are in hospital with bullet injuries. Also critically injured in the attack was a worker called John Joseph, who had been helping them. He too is in hospital.

Why was it so easy to victimise them? Why was it so easy to kill Naimat Ahmer, Tahir Iqbal and Bantu Masih—the three other Masihis (Christians) accused of "blasphemy" killed in the last two years? Such attacks have been encouraged and indirectly condoned by the so-called Blasphemy Law, Section 295-C of the Constitution introduced by General Zia, who blatantly misused the slogan of "Islamisation" for political ends.

Section 295-C: "Use of derogatory remark etc., in respect of the Holy Prophet:- Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation, or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (Peace be upon him) shall be punished with death."

The option of life imprisonment lapsed on April 30, 1991. From May 1, 1991, the death sentence become mandatory for anyone convicted under 295-C.

Mere accusations under this law have been enough to bring on threats to those so accused, by religious groups who have made it a point to be present at court hearings in intimidatingly large numbers, and to bring out processions and print posters demanding that the accused be hung. Their presence in the courts has been threatening enough for judges to cancel bails of the accused, as in Tahir Iqbal's case, and to induce the lawyers of others to move for the case to be transferred to a court in another city, as in the case of Dr Akhtar Hameed Khan, the widely respected social worker who initiated the Orangi Pilot Project. Both Naimat Ahmer and Tahir Iqbal went on the record saying that their lives were in danger, shortly before their deaths.

Human rights activists maintain that 295-C has consistently been used to settle personal scores and business or economic rivalries. This has been confirmed in several cases, by HRCP fact-finding teams as well as by journalists.

An HRCP press release protesting the arrest of Salamat, Manzoor and Rehmat also rightly pointed out that "the minorities are acutely conscious of their vulnerable position and it is highly improbable that they will indulge in the kind of provocation alleged in this case" (July 1993).

Amending the law alone will not check the rot that has set in. The HRCP demands that all private groups in Pakistan be disarmed, and all those madrassahs making children blood-thirsty and sectarian-minded be closed.

Significantly, until the time of writing, no senior government functionary or member of the opposition has condemned the murderous attack on Manzoor, Rehmat, Salamat and John Joseph. "They should say that it is wrong," asserted HRCP's Dr Mubashir Hassan at a press conference in Lahore. "The PPP and the PML should condemn this act in the strongest terms. If they don't, they will be seen as accomplices to such acts, or at the very least, as not having the courage to take a position."

Some pathetically half-hearted noises are now being heard, after pressure from the Masihi community. Knowledge that Pakistan is cutting a sorry figure in the international community may increase the volume of such noises. Federal Information Minister Khalid Ahmed Kharal assured a three member delegation of minorities MPAs led by Federal Minister for Population Welfare J. Salik that the PPP government is committed to safeguard the minorities' rights and interests. According to J. Salik, the government has tabled an amended blasphemy law before the National Assembly for approval.

But nothing from the Prime Minister, or from the leader of the opposition who is normally so quick to take advantage of any embarrassing situation. "I think BB is afraid to upset the majority," a young man, Sunny Azim, wistfully told me the day Manzoor was buried. As head of the PPP student wing in his area, Sunny was eager to find excuses for his leader, adding, "I'll send her a fax telling her how pained we [Masihis] are at her silence."

Another Masihi, Khalid Mahmood Ghauri, said that he and his friends avoid arguing with their Muslim compatriots. "You never know when they'll turn around and start accusing you of blasphemy," he said. "Before, we used to discuss all kinds of things, including religion, with each other. Now we don't dare."

"This law is wrong," said a young nun standing at the steps of St. Anthony's Cathedral, from which drifted hundreds of voices singing hymns at Manzoor's memorial service. "If it's here to stay, it should apply to all the Prophets."

Black banners draped around a Christian Action Committee truck leading the funeral to Lahore's Gora Qabristan asserted, "To abolish 295-C is our goal", and "Manzoor, your blood will ignite a revolution". Other banners demanded an end to "religious terrorism" and to the "murders of the religious minorities".

Significantly, those in the forefront of cases involving 295-C are generally sectarian organisations. Naimat Ahmer was knifed to death by a young man who openly admitted that the Sipah-e-Sahaba had promised him a senior post in their party for doing the deed. In Manzoor Masih's case, the lawyer representing the complainants Master

Inayat and Hafiz Fazlul Haq, says he was engaged by the Khatme-Naboowat organisation. Among the Muslims accused under 295-C, Hafiz Imam Bux of Shujabad, Maulana Ibrahim, a khatib of Lahore and Zia-ul-Haq, an Anjuman Sipah-i-Sahaba supporter from Sargodha, are all believed to have been accused because of inter-sect rivalry. The list goes on.

Amending the law alone will not check the rot that has set in. The HRCP demands that all private groups in Pakistan be disarmed, and all those madrassahs making children blood-thirsty and sectarian-minded be closed. They also demand that orders be passed to protect anyone whose life is in danger, and the arrest of those who are involved in harassing and threatening others.

Unless the government proves that it means business—and fast—false accusations under the cover of Section 295-C will continue to take place.

For his distraught family, and for scores of others who mourn Manzoor's death, Masihis and Muslims alike, the only consolation now can be that he did not die in vain.

"Poor chap," commented someone atop the bus that slowly preceded Manzoor's funeral allowing press photographers a vantage view of the 3,000 or so processionists accompanying the hearse. "He could never have dreamed he'd have such a splendid burial."

Small consolation. He would much rather be alive.

The News International, Sunday, April 10, 1994

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینے سے ہی مذہبی گروہوں کی طرف سے ملزمان کو دھمکیاں ملنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ مذہبی گروہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ وہ عدالتی کارروائی کے روز کثیر تعداد میں عدالت کے باہر یا اندر موجود رہیں جلوس نکالیں مظاہرے کریں اور اشتہارات شائع کریں جن میں یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ملزمان کو پھانسی کی سزا دی جائے۔ عدالتوں میں ان گروہوں کی موجودگی سے جج صاحبان بھی خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور ان کے زیر اثر ملزمان کی ضمانتیں منسوخ کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ طاہر اقبال کے کیس سے ظاہر ہے۔ جس کی وجہ سے ایسے ملزمان کے وکیل صاحبان مجبور ہو جاتے ہیں کہ ان کے موکلان کے کیس دوسرے شہروں میں لے جائیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر اختر حمید کے کیس میں ہوا۔ ڈاکٹر اختر حمید ایک قابل عزت سوشل ورکر تھے جو اورنگی پائلٹ پراجیکٹ کے خالق تھے۔ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ نیامت مسیح اور طاہر اقبال دونوں نے اپنی موت سے کچھ عرصہ قبل یہ اطلاع دے دی تھی کہ ان کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔

حقوق انسانی کے سلسلے میں کام کرنے والے کارکنوں کا یہ دعویٰ ہے کہ ۲۹۵۔سی کو مسلسل ذاتی جھگڑوں کو نبٹانے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اور تجارتی اور اقتصادی دشمنیاں بھی اس کی محرک رہی ہیں۔ انسانی حقوق کمیشن کی تجزیاتی ٹیموں اور مختلف اخباروں کے نمائندوں کی تحقیقات سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔

انسانی حقوق کمیشن نے ایک پریس ریلیز جاری کیا جس میں سلامت' منظور اور رحمت کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا۔ اور اس میں بجا طور پر اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ اقلیتوں کو اپنی کمزور پوزیشن کا علم ہے اور یہ بالکل ناممکن ہے کہ وہ کسی ایسے عمل میں ملوث ہوں جس کے نتیجہ میں ان پر توہین رسالت کا الزام لگایا جاسکے۔ (جولائی ۱۹۹۳ء)

یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ اس مضمون کے لکھے جانے کے وقت تک حکومت اور اپوزیشن دونوں میں سے کسی کے بھی کارندے یا نمائندے نے منظور' رحمت' سلامت اور جان جوزف پر قاتلانہ حملے کی مذمت نہیں کی ہے۔ انسانی حقوق کمیشن کے ڈاکٹر مبشر حسن نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ ان کو کہنا چاہئے تھا کہ جو کچھ ہوا وہ بہت غلط ہوا ہے۔

پی پی پی اور پاکستان مسلم لیگ دونوں کو اس فعل کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرنی چاہئے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو پھر یہ سمجھا جائے گا کہ وہ بھی اس قتل میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ یا کم از کم یہ کہ وہ بزدلی کی وجہ سے ایسا کرنے سے کترا رہے ہیں۔

اب کچھ نیم دلانہ آوازیں اس سلسلے میں بلند کی جارہی ہیں۔ اور ایسا مسیحی جماعت کی طرف سے پریشر ڈالنے کے نتیجہ میں ہو رہا ہے۔ بین الاقوامی برادری میں پاکستان کا اس سلسلے میں ریکارڈ خراب سے خراب تر ہوتا چلا جارہا ہے اور شائد اسی وجہ سے کچھ مزید لوگ اس آواز کو بلند کرنے میں شامل ہو جائیں۔ وفاقی وزیر اطلاعات خالد احمد کھرل سے اقلیتوں کے ایک وفد نے اس سلسلے میں ملاقات کی۔ اس تین رکنی وفد کو جس کی قیادت وفاقی وزیر بہبود آبادی جے سالک کر رہے تھے وزیر موصوف نے یقین دلایا کہ حکومت اقلیتوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کی پابند ہے۔ جے سالک نے بتایا ہے کہ گورنمنٹ نے توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کی غرض سے ایک نیا ترمیمی بل نیشنل اسمبلی کی منظوری کے لئے پیش کر دیا ہے۔

لیکن نہ تو وزیر اعظم اور نہ ہی اپوزیشن لیڈر نے اس سلسلے میں کوئی بات کی ہے۔ حالانکہ اپوزیشن لیڈر ہمیشہ کسی بھی ایسی پریشان کن صورت حالات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ جس دن منظور کو دفن کیا گیا تو پی پی پی کے ہمدرد ایک نوجوان سنی عظیم نے کہا کہ اس کے خیال میں بی بی اپنی میجارٹی کو ناراض کرنے کے خیال سے گھبراتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ سنی عظیم جو اپنے علاقے کی پی پی پی سٹوڈنٹ ونگ کا سربراہ ہے۔ اپنی لیڈر کے لئے بہانے تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ وزیر اعظم کو فیکس بھیجے گا جس میں اس کو بتائے گا کہ وزیر اعظم کی خاموشی سے اس کی مسیحی برادری کس قدر پریشان ہے۔

ایک دوسرے مسیحی خالد محمود غوری نے کہا کہ وہ اور اس کے دوسرے دوست اپنے مسلم ساتھیوں سے بحث و مباحثہ سے گریز کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ خدا جانے کس وقت وہ کسی بات پر توہین رسالت کا الزام لگانا شروع کر دیں۔ اس نے بتایا کہ پہلے ہم ایک دوسرے سے ہر قسم کے موضوع پر بات چیت کیا کرتے تھے۔ اور اس میں مذہب بھی شامل ہوتا تھا۔ لیکن اب ہم اس کی جرات نہیں کر سکتے۔

سینٹ اینتھونی کیتھیڈرل میں منظور کے لئے ہونے والی ایک میموریل سروس میں شامل ایک نوجوان نن نے کہا کہ یہ قانون غلط ہے۔ اگر اس کو باقی رکھا جانا اتنا ہی ضروری ہے تو پھر اس کا اطلاق تمام رسولوں پر ہونا چاہئے۔

کرسچین ایکشن کمیٹی کے ٹرک پر جو منظور کے جنازے کے جلوس کے آگے آگے چل رہا تھا اس پر کالے رنگ کے بینر لگائے گئے تھے جن پر لکھا تھا۔ "۲۹۵۔سی کو ختم کرنا ہمارا آخری مقصد ہے" "منظور تمہارا خون انقلاب لائے گا" اسی طرح کے دوسرے بینرز کے ذریعے مطالبات کئے گئے تھے کہ مذہبی غنڈہ گردی کو ختم کیا جائے اور مذہبی اقلیتوں کے قتل بند کرو۔

یہ امر بھی معنی خیز ہے کہ ۲۹۵۔سی کے مقدمات میں پیش پیش رہنے والے لوگ مذہبی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس شخص نے نیامت کو چاقو مار کر قتل کیا تھا اس نے برملا یہ اعلان کیا تھا کہ سپاہ صحابہ والوں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ یہ کام کرے تو اسے جماعت میں کوئی بڑا عہدہ دیا جائے گا۔ منظور مسیح کے کیس میں جو وکیل شکائت کنندگان ماسٹر عنایت اور حافظ فضل الحق کی طرف سے پیش ہو رہا تھا اس نے تسلیم کیا کہ اسے ختم نبوت والوں کی جماعت نے اس کیس کو لڑنے کے لئے کہا ہے۔ مسلمانوں میں سے جن پر ۲۹۵۔سی کے تحت الزام لگائے گئے ہیں ان میں شجاع آباد کے حافظ امام بخش' لاہور کے ایک خطیب ضیاء الحق' اور انجمن سپاہ صحابہ سرگودھا کا ایک حامی شخص' ان تمام پر صرف آپس میں فرقہ وارانہ جھگڑوں کی وجہ سے الزامات لگائے گئے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کی ایک لمبی لسٹ ہے۔

صرف اس قانون میں ترمیم کرنے سے اس گندگی کو دور نہیں کیا جاسکے گا۔ جو کافی پھیل چکی ہے۔

انسانی حقوق کمیشن کا مطالبہ یہ ہے کہ پاکستان میں اس قسم کے تمام پرائیویٹ گروپوں سے اسلحہ واپس لیا جائے اور وہ تمام مدرسے جن میں بچوں کو فرقہ پرستی کی تعلیم دی جاتی ہے اور ان کو خون کے پیاسے بنایا جاتا ہے بند کئے جائیں۔

ان کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ جس کسی بھی زندگی کو ان لوگوں سے خطرہ ہو اسے تحفظ دیا جائے اور جو لوگ اس طرح دوسروں کو پریشان کرتے اور دھمکیاں دیتے ہوں ان کو گرفتار کیا جائے۔

جب تک حکومت یہ ثابت نہیں کرتی کہ وہ اس معاملے میں سنجیدہ ہے اور اسے یہ بہت جلد کرنا ہوگا اس وقت تک اس قانون کے تحت جھوٹے الزامات لگتے رہیں گے۔

منظور مسیح کے حیران و پریشان خاندان اور دوسروں بیسیوں لوگوں کے لئے جو آج اس کی موت پر ماتم کناں ہیں۔ ان میں مسیحی اور مسلم دونوں شامل ہیں۔ ان کی اشک اشوئی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ انہیں پتہ لگے کہ منظور مسیح نے بے فائدہ جان نہیں دی۔

منظور مسیح کے جنازے کے آگے آگے ایک بس جا رہی تھی جس کے اوپر پریس فوٹو گرافر بیٹھے ہوئے تھے تاکہ انہیں ان ۳۰۰۰ سے زائد جنازے میں شامل ہونے والے سوگواروں کی فوٹو لینے کے لئے بہترین جگہ مل سکے۔ ان میں سے ایک نے کہا "بیچارہ منظور" اس نے تو کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا کہ اس کا جنازہ اتنا شاندار ہوگا۔

لیکن سوچنے والی بات ہے کہ اس میں مرنے والے کے لئے کیا تسکین ہے۔ وہ تو بہرحال زندہ رہنا ہی پسند کرتا۔

(دی نیوز ۱۰۔اپریل ۹۴ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فوزیہ خان

کمپیوٹر

یہ درحقیقت ایک ایسی حسابی مشین ہے جو آپ کی فراہم کردہ اطلاعات کی بنیاد پر ہی کام کرتی ہے۔ لغوی اعتبار سے انگریزی زبان کے اس لفظ کا مطلب ہے۔ حساب کرنے والا۔ کمپیوٹر کی چونکہ اپنی زبان ہوتی ہے۔ اس لئے اسی زبان میں اسے ہدایات دینا پڑتی ہیں۔ ان ہدایات کو پروگرام کہا جاتا ہے۔

کمپیوٹر کی تعداد اور استعداد ناپنے کے پیمانے کو انگریزی میں کے۔K کہا جاتا ہے۔ اس کی استعداد کا ابتدائی اندازہ کمپیوٹر میں موجود یادداشت کی گنجائش کے حساب سے کیا جاتا ہے۔ اس گنجائش کو "بائٹ" کہتے ہیں۔ ایک بائٹ گنجائش میں صرف ایک حرف جب کہ ایک کلوبائٹ 1K میں ۱۰۲۴ حروف درج کئے جا سکتے ہیں۔ 256 K اور 512 K تک کے کمپیوٹر کارکردگی کے اعتبار سے بہت بہتر ہوتے ہیں۔ بیسک (Basic) کوبول Cobol فورٹران Fortran اور آر پی جی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۳

Calpol اور اسپرین وغیرہ دی جاتی ہے۔ اس سے عموماً یہ دھوکا ہوتا ہے کہ مریض درست ہو رہا ہے۔ یہ دوائیں پسینے کے ذریعے زہر کو خارج کر دیتی ہیں۔ لیکن بیماری کی اصل وجہ کو نہیں مارتیں۔ اس وجہ سے اگلی رات زیادہ شدت سے حملہ ہو جاتا ہے۔ پھر چھاتی گندگی سے بھرنے لگتی ہے۔ ایسی صورت میں کیل پول اور اسپرین استعمال نہ کریں۔ ماؤں کو شوق ہوتا ہے کہ بچے جلد ٹھیک ہو جائیں اکثر مریض بھی کہتے ہیں کہ فائدہ ہوا تھا مگر عارضی تھا ایسے میں ہومیو ادویہ بار بار دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

انٹی بائیوٹک ادویہ کے نقصانات

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایلوپیتھک طریق علاج میں ایسے مریضوں کو انٹی بائیوٹک ادویہ دی جاتی ہیں انٹی بائیوٹک دواؤں میں نمایاں جزو سلفر (گندھک) کا بنیادی عنصر (Base) ہوتا ہے۔ انسانی جسموں سے ایسے مادے حاصل کر کے دوائیاں بنائی جاتی ہیں اس سارے گروپ کو انٹی بائیوٹک کہا جاتا ہے۔ یہ ادویہ مرض پر حملہ کر کے جراثیم کو ختم کر دیتی ہیں۔ اس کا تعلق مرض کو مارنے سے ہے۔ دیکھنے میں یہ بات اچھی لگتی ہے۔ مگر اس کے بہت سے نقصانات بھی ہوتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب ایک مرض کو اس طرح ختم کیا جائے کہ جسم نے اس میں کوئی حصہ نہ لیا ہو تو رفتہ رفتہ جسم اس سے غافل ہو جاتا ہے اور قدرتی دفاع کا نظام غافل ہو کر سست ہو جاتا ہے۔ اس لئے جو مریض انٹی بائیوٹک ادویہ سے اچھے ہوتے ہیں ان میں وہی بیماری بار بار حملے کرتی ہے۔ پھر دوا کی مقدار بڑھانی پڑتی ہے۔ اور پھر یہ ہوتا ہے کہ انٹی بائیوٹک ادویہ کے مقابلے میں جراثیم دفاع دکھاتے ہیں۔ ان جراثیموں میں ارتقاء باقی کی نسبت زیادہ تیز ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ تیز رفتار ارتقاء وائرس میں ہوتا ہے۔ یہ زندگی اور غیر زندگی کی درمیانی کڑی ہے۔ وہ بہت جلد اپنی حالتیں بدلتا ہے۔ انہی وائرس سے زندگی کا آغاز ہوا تھا۔ اللہ نے زندگی کے آغاز میں یہ صلاحیت رکھی کہ ہر مخالفانہ حملے کا دفاع کیا جائے۔ اب یہ جراثیم سوچ سمجھ کر تو دفاع نہیں کرتے۔ مگر طریق ایسا کہ لگتا ہے کہ یونہی ہو رہا ہے۔ ہر دفعہ انٹی بائیوٹک کے حملے سے بہت سے جراثیم مرجاتے ہیں۔ لیکن بعض اندرونی طاقت سے یا Mutation سے یعنی اتفاقاً زیادہ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ یہ ڈاکٹروں کا قصور قرار دیا جاتا ہے کہ اگر انٹی بائیوٹک ادویہ لمبا عرصہ کھلائی جائیں تو ایسا ہو جاتا ہے چنانچہ جراثیم ہر دفعہ کچھ نہ کچھ رد عمل دکھا کر مضبوط ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہر دفعہ نئی انٹی بائیوٹک ادویہ ایجاد کرنی پڑتی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اب تو حالت یہ ہے کہ ترقی یافتہ مغربی ملکوں میں جب تک ٹسٹ کروا کے یہ نہ جان لیا جائے کہ کس قسم کا جراثیم ہے۔ اور یہ کس دوا سے قطعیت سے مر جائے گا اس وقت تک علاج شروع نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ قطعیت پھر بھی حاصل نہیں ہوتی اور جو غالب جراثیم ہے اس کے خلاف دوا دی جاتی ہے۔ اس سے مرض ختم ہو جاتا ہے مگر مستقل اثرات پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔

جراثیم جسمانی نظام دفاع کا مقابلہ نہیں کر سکتے

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہومیو پیتھی ایسی باتوں سے آزاد ہے۔ کیونکہ یہ ادویہ براہ راست کسی جراثیم پر حملہ نہیں کرتیں۔ صرف جسم کو پیغام دیتی ہیں کہ ایسے نوعیت کے شریر موجود ہیں۔ اگر ان اجتماعی علامات کے زہروں کی دوائی ہو اور اس کی مقدار اتنی ہلکی ہو کہ کسی بھی صورت میں جسم پر قابو نہ پا سکیں تو جسم کا دفاع بیدار ہو کر بیرونی حملہ آور کو دبا لیتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایلوپیتھک ادویہ کا مقابلہ جراثیم کر سکتے ہیں لیکن جسم کے نظام دفاع کا مقابلہ یہ جراثیم نہیں کر سکتے۔ جسم میں جو صلاحیتیں ہیں۔ اگر ہزار سال بھی تحقیق کی جائے تو ایک مرض پر بھی پوری تحقیق مکمل نہیں ہوتی۔ جسم کے نظام میں چند گھنٹوں کے اندر اندر بیماری کے توڑ کی دوائی بنانے کی صلاحیت موجود ہے۔ لاکھوں کی فوجیں 'ہتھیار بند لشکر ہیں' ایسے خلیے ہیں کہ یہ پیغام ملتے ہی کہ فلاں دشمن جسم میں داخل ہوا ہے اور وہ جسم کے فلاں حصے میں ہے۔ ان فیکٹریوں کو پیغام پہنچتے ہی کثرت سے گولہ بارود تیار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر یہ گولہ بارود لے جانے والے فوجی چلتے ہیں۔ اور عین اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں دشمن ہوتا ہے اور اسے تہس نہس کر کے رکھ دیتے ہیں۔ جب پیغام صحیح ملا ہو تو کوئی مرض اس نظام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سب ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ بعض بیماریاں ایسی ہیں کہ ان کا اچانک علاج ہو جاتا ہے۔ جسم میں اس کی صلاحیت موجود ہے۔ ہومیو پیتھی اسی صلاحیت سے استفادہ کرتی ہے۔ جتنی دفعہ چاہیں' جتنے جراثیم چاہیں' بھیس بدل لیں اس کا مقابلہ دوائی سے نہیں خدا کے قائم کردہ دفاعی نظام سے ہی ممکن ہے۔ وہ اس نظام کے مقابلے میں لازماً مغلوب ہونگے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایلوپیتھک اور ہومیو پیتھک میں ایک اور فرق ہے۔ ایلوپیتھک دوا جسم کے روزانہ کے اتار چڑھاؤ کے مطابق کام کرتی ہے بخار عموماً صبح کے وقت ٹوٹتے ہیں۔ دن کو آہستہ ہوتے ہیں اور رات کو زور دکھاتے ہیں۔ ایلوپیتھک دوائی کے اثر سے بخار کم ہوتا جاتا ہے مگر وقت لیتا ہے۔ جب کہ ہومیو دوا بخار چڑھنے کے وقت سے پہلے اپنا اثر دکھا چکی ہوتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہمارا نواسہ بلال چند دن پہلے بیمار ہوا۔ اس کی والدہ بڑی پریشان تھی۔ پہلے عام نزلے کا علاج ہوا لیکن اثر نہ ہوا۔ پھر یہی نسخہ بھیجا گیا۔ شام کو بخار شروع ہوا اور ۱۰۴ درجے سے اوپر نکل گیا۔ صبح سے پہلے رات کو بخار بہت تیز ہو جاتا تھا۔ آدھے آدھے گھنٹے کے وقفے سے بار بار یہ دوا دی گئی رات ۱۰-۱۱ بجے اطلاع ملی کہ بخار ٹوٹ رہا ہے ۱۰۴ درجے سے کم ہو کر ۱۰۳ ہوا۔ پھر ۱۰۲ ہوا۔ اور اس کی والدہ نے بتایا کہ بچہ اطمینان سے سویا ہوا ہے۔ دوسرے دن شام کو ہنستا کھیلتا ہمارے پاس آگیا۔

بائیو کیمک ادویہ

بائیو کیمک ادویہ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ 12 Tissue Remedy کا طریق علاج ہے۔ انسانی جسم میں جو خون کا نظام ہے اس میں ایک نظام ہے جسے الیکٹرولائٹ Electrolyte کہا جاتا ہے۔ یہ نظام برقی قوتوں کو متوازن رکھتا ہے۔ جسم کے مختلف حصوں جگر وغیرہ سے باریک مادے نکل کر خون میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں۔ اگر نظام متناسب رہے تو جسم کو صحت رہتی ہے۔ یہ بارہ Tissues جن سالٹ' مادوں سے بنے ہیں ان کے ذریعے سے یہ نظام چلتا ہے۔ بایا کا مطلب ہے زندگی اور کیمک ہے کیمیکل کا خلاصہ۔ یعنی وہ کیمیکلز جن کو زندگی بناتی ہے۔ یعنی جو زندگی برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہیں۔ ان کا توازن بگڑنے سے بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایک دوائی جس کا نام سیلیشیا ہے یہ کوئی کیمیکل نہیں ہے۔ یہ سیلیکون ہے جس سے کمپیوٹر چپس وغیرہ بنتے ہیں۔ یہ ایک ایسی دھات نما چیز ہے جس سے دنیا کا بہت سا وجود بنا ہے۔ اس کو بطور دوائی استعمال کرنے سے اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ یہ بیرونی حملے کے خلاف مستعد نگران اور محافظ کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ یہ سب سے زیادہ حسّاس دوا ہے جو بیرونی حملوں کے خلاف یا بیرونی اشیاء جو جسم میں داخل ہوتی ہیں ان کے خلاف کام کرتی ہے۔ اس دوا کا کام یہ ہے کہ بیرونی عنصر کی جسم میں آمد پر یہ ایک الارم بجا دیتی ہے۔ سیلیشیا عام غذا میں بھی موجود ہوتی ہے بیرونی حملے کی چیز کوئی معین نہیں ہے۔ کوئی ہڈی کا ٹکڑا کانٹا' شیشے کا ٹکڑا وغیرہ سب پر یہ دوا اثر انداز ہوتی ہے اور اسے جسم سے نکالنے کا کام کرتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ بائیو کیمک طریق علاج بارہ دوائیوں پر مشتمل ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ صرف ۱۲۔ دواؤں سے ہی ہمارے سارے مرض حل ہو سکتے ہیں۔ جہاں الیکٹرولائٹ کا توازن بگڑے وہاں ان ادویہ کا استعمال مفید رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۵

(RPG) اس کی چند مقبول زبانیں ہیں۔

کمپیوٹر دو قسموں کے ہوتے ہیں۔ یعنی تقابلی (Analog) اور عددی (Digital) اینالاگ یا تقابلی کمپیوٹر ایسے حقائق فراہم کرتا ہے جیسے کہ ہوائی جہاز کے باوز کی شکل یا وہ قوت جو ایک راکٹ کو ہزاروں میل فی گھنٹہ کی رفتار سے فضا میں بھیجنے کے لئے درکار ہوتی ہے۔ اس کی مدد سے سائنس دان ان طیاروں کے بارے میں تجربات کر لیتے ہیں۔ جن کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں ہوتا۔ اس کے بعد یہ پیچیدہ مشین اس فرضی ہوائی جہاز کے بارے میں یہ بتا دیتی ہے کہ آیا مجوزہ جہاز کا نمونہ کچھ اچھا اور مفید بھی ہے یا کہ نہیں۔ اس کا قطعی طور پر ایک دوسرا کام موسم کے متعلق پیش گوئی کرنا ہے۔ خلا باز چاند پر جاتے ہیں تو کمپیوٹر کے ذریعے اس کا حساب لگایا جاتا ہے۔

اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے۔ خواہ وہ عمل تھوڑا اور چھوٹا ہی ہو۔

حسب استطاعت اعمال بجا لاؤ یقیناً اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا مگر یہ ہو سکتا ہے کہ تم خود ہی اکتا جاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب رخصتانہ

○ مکرم احمد ہارون رانا صاحب آف سکاربرو کینیڈا ابن مکرم محمد یوسف صاحب رانا کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ ناصرہ نوری رانا صاحبہ بنت مکرم لیئق احمد رانا صاحب دارالعلوم غربی ب ربوہ مورخہ ۹۴-۳-۲۴ ربوہ میں منعقد ہوئی۔ عزیزہ کا نکاح مورخہ ۹۳-۱-۱۱ کو مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک میں بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پڑھا تھا۔ مکرم احمد ہارون صاحب مکرم محمد یامین صاحب (وفات یافتہ) موجد احمدی جنتری کے پوتا ہیں اور بچی ان کی نواسی ہے مورخہ ۹۴-۳-۳۱ کو شیرٹن ہوٹل کراچی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم عبدالرحیم احمد بیگ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے بھی شرکت فرمائی اور اختتام پر دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

نکاح

○ مورخہ ۹۴-۳-۱۸ کو مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ نے عزیزہ محترمہ طاہرہ فضیلت صاحبہ بنت مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب کاہلوں نمبردار چک چہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم چوہدری مصطفیٰ احمد صاحب ابن مکرم چوہدری منیر احمد صاحب باجوہ نمبردار چک ۳۰-۱۱ ایل ضلع ساہیوال سے مبلغ =/۳۵۰۰۰ روپے حق مہر پر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم ولی الرحمان سنوری صاحب دفتر حدیقۃ المبشرین کی خوشدامن صاحبہ محترمہ امتہ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احسان الٰہی جنجوعہ ایڈووکیٹ (چنیوٹ) حال ربوہ کی خوراک کی نالی کا اپریشن ۹۴-۳-۳۱ بفضل خدا تعالیٰ کامیاب ہو گیا ہے۔ مگر ابھی کمزوری بہت ہے۔ اپریشن کے بعد سے بخار ہو رہا ہے۔ جب تک بخار ٹھیک نہیں ہوتا ٹانکے نہیں کھلیں گے

○ مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب آف قلندر آباد ضلع نارووال کچھ عرصہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں پہلے گورنمنٹ ہسپتال نارووال میں داخل رہے ہیں اب پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں زیر علاج ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر طارق احمد جاوید صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع حافظ آباد کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے ساڑھے چھ سال بعد بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ حافظ آباد کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف حافظ آباد کا نواسہ ہے۔ نومولود بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح بنائے اور درازی عمر سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری نور محمد صاحب آف ونجواں جو مولانا تاج الدین صاحب سابق ناظم دارالقضاء کے سمدھی تھے مورخہ ۹۴-۴-۷ قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ آپ موصی تھے جنازہ فیصل آباد سے ربوہ لایا گیا۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں بعد تدفین مکرم مولانا منیر احمد عارف صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ عزیزہ امتہ الباسط بنت مکرم رشید احمد صاحب جچہ لطیف آباد (حیدر آباد سندھ) بعمر ۲۲ سال وفات پاگئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ بچی کی والدہ بہت پریشان رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ محترمہ ہاجرہ سلطانہ صاحبہ زوجہ ملک محمد اکبر صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ریلوے بورڈ بقضائے الٰہی مورخہ ۹۴-۳-۳۰ کو وفات پا گئیں۔ اگلے روز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے احاطہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہ مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کردیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

کامیابی

○ "محترمہ ڈاکٹر فرحت شیریں صاحبہ دختر کرنل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب نے امسال ایف۔ سی پی ایس (پارٹ ۱) کے امتحان میڈیسن اینڈ الائیڈ منعقدہ مارچ ۹۴ء میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ڈاکٹر شیریں صاحبہ کنیئرڈ کالج اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کی طالبہ رہ چکی ہیں اور آج کل میو ہسپتال لاہور میں بطور رجسٹرار سی۔ سی یو تعینات ہیں"

اللہ تعالیٰ انہیں مزید کامیابیوں سے نوازے۔

○ سلیم احمد طاہر ابن بشیر احمد فاروقی صاحب باہڑیانوالی موضع گڈو کلاں تحصیل پھالیاں ضلع منڈی بہاؤالدین نے پانچویں جماعت کے امتحان میں اپنے سکول میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمعہ گندم کھاتہ ۲۰۸-۳ / ۴۵۵۰ معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرماویں۔

صدر کمیٹی امداد مستحقین
گندم جلسہ سالانہ ربوہ

نیلام عام

○ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان مورخہ ۹۴-۴-۲۵ کو ۸ بجے صبح بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔

(۱) لوہے کی چارپائیاں۔ کرسیاں۔ سائیکل۔ دیگر لوہے کا سامان بینچ۔ وہیل چیر۔ مین سوچ بجلی۔ دیگ۔ متفرق برتن۔ سٹیبلائزر۔

ناظم جائیداد

اول انعام

○ انجمن برائے تعلیم اور نیشنل میوزم آف سائنس لاہور نے "ٹی وی اور ریڈیو کے فوائد اور نقصانات" کے موضوع پر ایف اے اور اوپر کی کلاسوں کے طلباء و طالبات سے مضامین لکھوانے کا مقابلہ کروایا جس میں عزیزہ سعدیہ تسنیم صاحبہ بنت مکرم ملک سلطان علی ریحان صاحب نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ کا مضمون اول رہا۔ اور اس طرح وہ پہلے انعام کی مستحق قرار پائیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

مقابلہ مضمون نویسی

سہ ماہی اول

○ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت سہ ماہی اول نومبر ۹۳ء تا جنوری ۹۴ء میں مضمون نویسی "دعوت الی اللہ اور اس کے طریق" کا مقابلہ کروایا گیا۔ جس میں (۵۹) مضامین شامل ہوئے۔ حتمی رزلٹ کے مطابق مندرجہ ذیل خدام نے دس پوزیشنیں حاصل کیں۔

اول = عطاء المنان طاہر صاحب (ناصر ہوسٹل) ربوہ۔ دوم = آصف الرحمان قمر صاحب دارالذکر فیصل آباد۔ سوم = محمد منیر خان صاحب واہ کینٹ راولپنڈی۔ چہارم = منور احمد صاحب اسٹیل ٹاؤن کراچی۔ پنجم = محمد نعیم الدین احمد صاحب کوٹلی شہر آزاد کشمیر۔ ششم = خورشید احمد طاہر صاحب ڈرگ کالونی کراچی۔ ہفتم = عبدالوہاب منگلا صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ ہشتم = افتخار احمد صاحب دارالذکر فیصل آباد۔ نہم = منصور احمد صاحب عزیز آباد کراچی۔ دھم = طاہر منور صاحب دارالذکر فیصل آباد۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

M.T.A
کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے ۸ مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ ۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 13- اپریل-1994ء
آج بادل چھائے ہوئے ہیں۔
درجہ حرارت کم ازکم 12 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے بلدیاتی اداروں کی بحالی کا کیس ہائی کورٹ کو واپس کر دیا ہے اور جلد فیصلہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ سپریم کورٹ نے بلدیاتی ادارے بحال کرنے کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ چیف جسٹس نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں فیصلے کا مناسب فورم ہائی کورٹ ہی ہے اسے بحال کرنے کا یا نہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم پانی کے مسئلے پر معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہیں کریں گے۔ اپنے موقف پر کھل کر ڈٹے رہیں گے۔ ہماری بھرپور کوشش ہوگی کہ تمام معاملات افہام و تفہیم کے ساتھ نبٹائے جائیں۔ پانی کے ذخائر میں سے جس صوبے کا جو حق بنتا ہے وہ اسے ہر صورت ملنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے صوبے کا بڑا نقصان قومی مالیاتی کمیشن کا نفاذ اور پانی کی تقسیم کے معاہدے سے ہوا۔ اس کی قیمت اب ادا کی جارہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے وزیر اعظم پر الزام لگایا ہے کہ ان کا جھوٹ ثابت ہو چکا ہے وہ اب مستعفی ہو جائیں پوری قوم ان کے استعفیٰ کی منتظر ہے۔ مسٹر نواز شریف نے کہا کہ وزیر اعظم نے ایوان میں یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر ان کے خلاف اپنی ذات کی خاطر مرسڈیز کار امپورٹ کرنے کا الزام ثابت ہو گیا تو وہ عہدہ چھوڑ دیں گی۔

○ وزیر اعظم کے خاوند مسٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ مرسڈیز گاڑی کی ادائیگی وزیر اعظم نے اپنے ذاتی اکاؤنٹ سے کی۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کی ۱۵ گاڑیوں پر شور نہیں ہوا۔ "وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا"۔

○ سندھ ہائی کورٹ میں ججوں کے تقرر میں تاخیر کے خلاف کراچی بار کی اپیل پر وکلاء نے مکمل ہڑتال کی شہر میں سٹی کورٹس، سپیشل کورٹس اور مجسٹریٹوں کی عدالتیں بند رہیں۔ کسی مجسٹریٹ کو عدالت کے احاطہ میں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ مارشل لاء مسائل کا حل نہیں۔ سیاسی مسائل کا حل جب بھی سیاست سے باہر تلاش کرنے کی کوشش کی گئی تو قوموں کو تباہی کے سوا کچھ نہیں ملا۔

○ گورنر ہاؤس لاہور میں پیپلز پارٹی کے وزراء کے اجلاس میں غیر جماعتی بلدیاتی انتخابات پر اتفاق رائے کر لیا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے قومی اسمبلی میں متناسب نمائندگی کے سوال پر ایک قرارداد پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے متناسب نمائندگی کے نظام کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ نظام میں لوگ مذہب کا نام لیکر اور پیسے کے زور پر اسمبلیوں میں پہنچتے ہیں اس نظام سے ایسے لوگوں سے نجات مل جائے گی۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ مشرق اور مغرب مل سکتے ہیں مگر وٹو اور نواز شریف نہیں مل سکتے۔ انہوں نے اپنی پارٹی کے جنرل مرزا اسلم بیگ سے کہا کہ وہ بیانات دینے سے باز رہیں۔

○ سکوائش کے عالمی نمبر ایک جان شیر خان مسلسل تیسری بار برٹش اوپن جیت گئے ہیں۔

○ ڈاکٹر شیر افگن نے امید ظاہر کی ہے کہ کالا باغ ڈیم کے منصوبے پر وزیر اعظم بے نظیر کے دور ہی میں کام شروع ہو جائے گا۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف کی رہائش گاہ کے اردگرد کے علاقے کو واگذار کرانے کے لئے انہیں الٹی میٹم دے دیا گیا ہے۔ حکومتی ذرائع کے مطابق سابق وزیر اعظم نے اردگرد کا بڑا علاقہ ناجائز طور پر اپنے قبضے میں کیا ہوا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت کی کارکردگی ویسی نہیں جیسی ہونی چاہئے تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایسا قانون چاہتے ہیں کہ دولت سے ججوں کے فیصلے نہ خریدے جاسکیں۔

○ حکومت کی طرف سے سابق ڈائریکٹر انٹیلی جنس بریگیڈئر ریٹائرڈ امتیاز کو یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ وہ خود کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیں انہیں صفائی کا پورا موقع دیا جائے گا۔

○ ایک امریکی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ چین جدید اور تباہ کن ایٹمی ہتھیار تیار کرنے میں امریکہ سے بھی بڑھ گیا ہے۔ چین دور تک مار کرنے والے ۱۳۶۔ ایٹمی بیلاسٹک میزائل ۴۵۰۔ ایٹم بم اور دیگر ہتھیار بنا چکا ہے۔

○ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مزید فوج بھیجنے اور چھاؤنی قائم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ بھارت کا مقبوضہ کشمیر میں سیاسی عمل کی بحالی کا منصوبہ ایک بار پھر ناکام ہو گیا ہے۔ فوج نے تازہ کارروائی میں ۷۔ شہریوں کو شہید، ۶۰ کو گرفتار اور ۳۷ کو تشدد کر کے زخمی کر دیا۔ کپواڑہ میں ۳۷۔ افراد بھارتی فوج کی فائرنگ سے شہید ہو گئے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ مہنگائی کے متعلق نواز مسلم لیگ کا اخبارات میں شائع ہونے والا اشتہار بغاوت کے زمرے میں آتا ہے۔ اس پر ان کے خلاف بغاوت کا مقدمہ بن سکتا ہے۔

○ ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر حجتہ الاسلام ناطق نوری نے کہا ہے کہ ایران مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے سب سے بہتر مصالحتی کردار ادا کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت سے خوشگوار اقتصادی روابط کا پاکستان کے ساتھ تعلقات پر اثر نہیں پڑے گا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے سابق اٹارنی جنرل فخر الدین جی ابراہیم سے گذشتہ روز ملاقات کی اور ان سے کہا کہ وہ اپنا استعفیٰ واپس لیں اور اپنی صلاحیتوں کو ملک و قوم کے لئے استعمال کریں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ جب تک مجھے چیئرپرسن تسلیم نہیں کیا جاتا اختلافات ختم نہیں ہونگے۔

○ تہران ٹائمز کے ایڈیٹر نے کہا ہے کہ ایران پاکستان کی ایٹمی پالیسی سے سو فیصد متفق ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ لوٹا کسے کہتے ہیں؟ میری پوزیشن بھی دوسروں سے مختلف نہیں۔ جن کی پارٹی اپنے منشور سے منحرف ہو جائے اس کے اراکین دوسری طرف چلے جائیں تو وہ لوٹے نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ وفاداریاں تبدیل کرنے والوں کو گھاس نہ ڈالی جائے تو لوٹوں کی فیکٹریاں بند ہو سکتی ہیں۔

○ مسلم لیگ کے ایم پی اے غلام فرید چشتی نے پاک پتن میں کلمہ پڑھ کر نواز شریف سے اپنی وابستگی کا اعلان کیا۔

○ شارجہ کرکٹ میلہ شروع ہو گیا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان میچ ۱۵۔ اپریل کو شروع ہو گا۔

گلشن بشیر
250 روپے فی مرلہ ماہانہ اقساط پر
خصوصیات: میٹھا پانی۔ بجلی۔ سیوریج۔ سڑکیں۔ سکول
احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت
مسلح افواج اور سرکاری ملازمین کے لیے 5 اقساط کی چھوٹ
مزید تفصیلات کے لیے
فخر اسٹیٹ ایجنسی اینڈ کالونی آرگنائزرز
قینچی موڑ گلشن بشیر کالونی سرگودھا فون 721762 64641

دِل کی امراض
دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج
ہارٹ کیوریٹو سمیل
HEART CURATIVE SMELL
کے سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ
HEART CURATIVE SMELL
سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سیمپل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون ہیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴

کامیاب علاج
ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کی امراض اور نفسیاتی بیماریاں
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔